Regd. No. L. 5254 — بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ
عَسٰۤى أَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل

ربوہ

فی پرچہ ۱ آنہ

یوم:۔ جمعہ ★ ۸ ذوالحجہ سن ۱۳۷۴ھ

جلد ۴۴/۹ | ۲۹ وفا ۱۳۳۴ ہش ★ ۲۹ جولائی سنہ ۱۹۵۵ء | نمبر ۱۸۰

روسی لیڈروں کے امریکہ آنے یا امریکی زعماء کے روس جانے کی کوئی تجویز زیر غور نہیں ہے۔ (آئزن ہاور)

واشنگٹن ۲۸ جولائی۔ صدر آئزن ہاور نے ایک پریس کانفرنس میں اخبار نویسوں کو بتایا کہ جنیوا کانفرنس کے موقع پر ایسی کوئی تجویز زیر بحث نہیں آئی کہ امریکہ کے ممتاز لیڈر روس کا دورہ کریں یا روسی زعماء کو امریکہ آنے کی دعوت دی جائے۔

آپ نے کمیونسٹ چین کے ساتھ امریکہ کی مجوزہ بات چیت کا ذکر کرتے ہوئے کہا اس بات چیت میں امریکہ سب سے پہلے ان امریکی ہوابازوں کا معاملہ پیش کرے گا۔ جنہیں اشتراکی چین نے ایک عرصہ سے قید کر رکھا ہے۔ آپ نے کہا ممکن ہے اس بات چیت کا آغاز دونوں ملکوں کے وزرائے خارجہ کے درمیان ملاقات سے ہو۔ —— ادھر چین سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ اس نے اپنے سفیر متعینہ پولینڈ کو اس گفت و شنید کے لئے اپنا نمائندہ نامزد کیا ہے

روس کے وزیر اعظم مارشل بلگانن نے آئندہ سال کے شروع میں برطانیہ آنے کی دعوت منظور کرلی

مارشل بلگانن کے ہمراہ کمیونسٹ پارٹی کے فرسٹ سکرٹری مسٹر کروشیف بھی برطانیہ آئیں گے

لندن ۲۸ جولائی روس کے وزیر اعظم نے انگلستان آنے کی دعوت منظور کر لی ہے امید ہے کہ آپ آئندہ سال کے شروع میں برطانیہ آئیں گے کل دارالعوام میں برطانیہ کے وزیر اعظم سر انتھنی ایڈن نے اسی سلسلے میں اعلان کرتے ہوئے بتایا کہ مارشل بلگانن وزیر اعظم روس کے ہمراہ روسی کمیونسٹ پارٹی کے فرسٹ سیکرٹری مسٹر کروشیف بھی برطانیہ آئیں گے۔ آپ نے کہا جنیوا کانفرنس میں تقریر کرتے ہوئے میں نے یہ تجویز پیش کی تھی کہ مختلف ممالک کے زعماء کو رسمی ملاقاتوں کے علاوہ غیر رسمی طور پر آپس میں ملتے رہنا چاہیئے۔ اس سلسلے میں دوسرے ممالک کے دورے میں بہت مفید ثابت ہو سکتے ہیں۔ مسٹر ایڈن نے بتایا کہ انہوں نے اس تجویز کے سلسلے میں ہی روسی زعماء کو برطانیہ آنے کی دعوت دی تھی۔ جسے انہوں نے منظور کر لیا۔ آپ نے یہ امید ظاہر کی۔ کہ روسی لیڈروں کے اس دورے سے باہمی بے اعتمادی اور اعصابی جنگ کو ختم کرنے میں مدد ملے گی۔ اور فریقین ایک دوسرے کو زیادہ اچھی طرح سمجھنے لگ جائیں گے۔ برطانوی وزیر اعظم کے اس اعلان کا دارالعوام کے ممبروں نے پرجوش خیر مقدم کیا۔ حزب مخالف کے ڈپٹی لیڈر مسٹر موریسن نے تقریر کرتے ہوئے کہا روسی زعماء کے برطانیہ آنے سے بہت سی باہمی غلط فہمیاں دور کرنے میں مدد ملے گی۔

امریکہ نے اشتراکی چین میں اپنے جاسوسوں کا ایک جال بچھا رکھا ہے

اشتراکی چین کی حکومت کے ایک ترجمان کا امریکہ پر الزام

پیکنگ ۲۸ جولائی۔ کمیونسٹ چین کی حکومت کے ایک ترجمان نے بتایا کہ گذشتہ دنوں بعض عناصر نے حکومت کا تختہ الٹنے کی جو سازش کی تھی اسے ناکام بنا دیا گیا ہے۔ تاہم مخالف عناصر کی تخریبی سرگرمیوں پر کڑی نگاہ رکھی جا رہی ہے —— ترجمان مذکور نے امریکہ پر الزام لگاتے ہوئے کہا۔ امریکہ نے کثیر رقم خرچ کر کے چین کے طول و عرض میں اپنے جاسوسوں کا ایک وسیع جال پھیلا رکھا ہے۔ اس سلسلے میں حکومت تحقیقات کر رہی ہے۔ امید ہے کہ عنقریب ان جاسوسوں اور غداروں کو گرفتار کر کے قرار واقعی سزا دی جائے گی۔

روس نے یوگوسلاویہ کو ۹ کروڑ ۷۰ لاکھ ڈالر کی رقم معاف کر دی

بلگریڈ ۲۸ جولائی۔ یوگوسلاویہ کے صدر مارشل ٹیٹو نے بتایا ہے۔ کہ روس نے ۹ کروڑ ۷۰ لاکھ ڈالر کا وہ قرض معاف کر دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ جس سے ۱۹۴۸ء میں یوگوسلاویہ نے جنگی سامان منگوایا تھا۔ صدر ٹیٹو نے بتایا کہ یوگوسلاویہ پر جرمنی کے قبضہ کے دوران میں جو نقصان ہوا تھا۔ اس کا کوئی معاوضہ نہیں دیا گیا

آسٹریا آزاد ہو گیا

وی آنا ۲۸ جولائی۔ کل سے آسٹریا کے صلحنامہ پر عملدرآمد شروع ہو گیا۔ اور ۱۷ سال بعد آسٹریا کو آزادی مل گئی۔ سب سے آخر فرانس نے معاہدہ کی توثیق کے کاغذات ماسکو میں جمع کرائے۔ باقی تین طاقتیں ان کاغذات کو پہلے ہی داخل کرا چکی ہیں۔ آج یہاں چار طاقتی قبضہ کنٹرول کے کمیشن کا آخری اجلاس ہوا۔ جس میں اتحادی کمیشن کو ختم کرنے کی قرارداد منظور کی گئی۔ معاہدہ کے تحت ۹۰ دنوں کے اندر چار طاقتی بعض ممالک کی فوجیں آسٹریا سے نکال لی جائیں گی۔ امریکہ نصف سے زیادہ فوج پہلے ہی نکال چکا ہے۔

بابوراؤ کو مجرم قرار دے دیا گیا

ناگپور ۲۸ جولائی۔ دکشنا لونا نیوز بابو راؤ کو جس پر بھارتی وزیر اعظم پنڈت نہرو پر قاتلانہ حملہ کرنے کے الزام میں مقدمہ چلایا جا رہا تھا۔ مجرم قرار دے دیا گیا ہے —— جیوری صرف ۲ م نے اتفاق رائے سے یہ فیصلہ دیا ہے کہ بابو راؤ نے پنڈت نہرو کو قتل کرنے کی کوشش کی تھی۔ ناگپور سیشن جج آج سزا کا اعلان کریں گے۔

ایڈیٹر روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۹ جولائی ۱۹۵۵ء

یہ پیر اور یہ پیرو

۴

کل ہم نے مودودی صاحب کی ایک تحریر سے ان کے نظریہ مجددین کے متعلق ایک حوالہ پیش کیا تھا۔ مودودی صاحب نے ان باتوں کا کیوں انکار کیا ہے۔ جو روز روشن کی طرح ثابت ہیں۔ اس کی بنیادی وجہ یہی ہے کہ وہ نیچریت سے متاثر ہیں۔ اور انہیں روحانی حالتوں کا کبھی ذاتی تجربہ نہیں ہوا۔ اسلئے وہ اس کے سوا کچھ اور کر بھی نہیں سکتے تھے۔ کیونکہ انہوں نے اللہ تعالےٰ سے تعلق پیدا کرنے کے لئے جو محنت درکار ہے وہ کبھی کی ہی نہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالےٰ سے تعلق پیدا کرنے کے لئے بھی اسی طرح محنت کی ضرورت ہے۔ جس طرح کوئی اور مقصد حاصل کرنے کے لئے اس کی ضرورت ہے۔ جو لوگ اس محنت سے گریزاں ہوں جو اس راستہ پر چلنے کے لئے درکار ہے وہ منزل مقصود کس طرح پاسکتے ہیں۔ اگر کوئی مسافر لاہور پہونچنا چاہے مگر نہ تو گاڑی سے۔ نہ بس پر سوار اور نہ لاہور کی سڑک پر پیدل ہی چلے۔ اور نہ کوئی اور ذریعہ اختیار کرے۔ بلکہ گھر میں ہی بیٹھا رہے۔ تو اگر وہ یہ سمجھے کہ لاہور انسان پہونچ ہی نہیں سکتا۔ اور جو ایسا دعوےٰ کرتے ہیں۔ وہ جھوٹے ہیں۔ تو ایسے شخص کے فیصلہ کی کیا قیمت ہوسکتی ہے؟

مودودی صاحب اسی جگہ جہاں سے کل ہم نے عبارت کے کچھ ٹکڑے نقل کئے تھے فرماتے ہیں۔

"مجددین امت کے کام پر میں نے جو تبصرہ کیا ہے۔ وہ بہر حال میری اپنی رائے ہے ہر شخص کو اختیار ہے کہ میری جس رائے سے چاہے اختلاف کرے۔ میں نے جن دلائل کی بناء پر کوئی رائے قائم کی ہے۔ ان پر آپ کا اطمینان ہو تو اچھا ہے۔ نہ اطمینان ہو تو مضائقہ نہیں۔ البتہ میری ضرور چاہونگا کہ آپ کسی رائے کو رد یا قبول کرنے کا انحصار دلیل اور تحقیق پر رکھیں۔ اکابر پرستی کے جذبے سے متاثر نہ ہوں" (ترجمان القرآن جلد ۱۳ نمبر ۴)

سوال یہ ہے کہ مودودی صاحب نے اللہ تعالےٰ کے اس کلام پر بھی غور فرمایا ہے۔ پہلے انہوں نے کبھی اللہ تعالےٰ کو ان شرائط کے ساتھ مخاطب کیا ہے جو قرآن کریم نے بتائی ہیں۔ اور انہیں کبھی اللہ تعالےٰ کی طرف سے جواب نصیب ہوا ہے؟ اگر انہوں نے کبھی ایسا کیا ہی نہیں۔ اور محض اپنی میز پر بیٹھ کر یا چارپائی پر لیٹ کر "لقاء اللہ" کے مسئلہ پر نیچری اور منطقی طریق سے غور کرتے رہے ہیں۔ تو ان کا اپنے ایسے غور و فکر کو ائمہ دین اور مجددین کے مقابلہ میں پیش کرنا جنہوں نے ذاتی تجربہ اور مشاہدہ کی بناء پر اپنے الہام و کشوف اور تعلق باللہ کا اعلان کیا ہے۔ اور لکھا ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ نے انہیں براہ راست تجدید و احیائے دین کے لئے کھڑا کیا ہے۔ کس طرح جائز سمجھا جاسکتا ہے۔ اللہ تعالےٰ تو قرآن کریم میں صاف صاف لفظوں میں فرماتا ہے

الذین جاھدوا فینا
لنھدینھم سبلنا

یعنے جو لوگ ہماری لقا کے لئے جد و جہد کرتے ہیں۔ ہم انہیں اپنی طرف پہونچنے کے راستوں میں راہ نمائی کرتے ہیں۔

کیا اللہ تعالےٰ کا یہ کلام اپنے پیچھے کوئی ٹھوس حقیقت نہیں رکھتا؟ کیا اس کا مطلب صرف نیچری اور تکوینی ہی ہے؟ اگر اللہ تعالےٰ نے محض نیچری اور تکوینی ذرائع اور منازل کا ہی یہاں ذکر فرمایا ہے۔ تو پھر اسلامی نظام حیات اور لادینی نظام ہائے حیات میں جن کی بناء عقلیت پر رکھی گئی ہے۔ کیا فرق رہ جاتا ہے۔ پھر اگر یہ درست ہے کہ اس کا مطلب صرف نیچری اور تکوینی راستے ہی ہیں۔ تو یقیناً آج یورپین اقوام اللہ تعالےٰ کے راستہ پر ہم سے بہتر طریق پر چل رہی ہیں۔ نیچری اور تکوینی راستوں کا یہی مطلب ہے نا کہ جو عام قانون قدرت اللہ تعالےٰ نے اس کارخانہ کائنات کو چلانے کے لئے ازل و روز سے وضع کیا ہے اس کی حکمتوں کو حتی الوسع معلوم کیا جائے۔ اور ان کے مطابق زندگی گزاری جائے۔ اگر یہی بات ہے۔ تو پھر الحادی اور مادہ پرست اشتراکیت اور جمہوریت ہی بہترین نقطہ ہائے حیات ہیں۔ اللہ تعالےٰ کا جب اپنے بندے ...

(باقی دیکھیں صفحہ ۸)

حج اور عید کے دن خاص دعاؤں کی تحریک

اسلام کی ترقی اور حضرت خلیفۃ المسیح کی درازی عمر کے لئے دردمندانہ دعائیں کی جائیں

از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے حال مقیم لاہور

خدا کے فضل سے حج اور عید الاضحیہ کے دن بہت قریب آرہے ہیں۔ ہمارے حساب کی رو سے اس سال حج کا دن بتاریخ ۳۰ جولائی بروز ہفتہ اور عید کا دن بتاریخ ۳۱ جولائی بروز اتوار ہے۔ اسلام میں یہ دونوں دن نہایت درجہ مبارک قرار دیئے گئے ہیں۔ کیونکہ وہ خاص روایات اور خاص عبادات کے ساتھ وابستہ ہیں۔ اور گو اللہ تعالےٰ ہر وقت ہی اپنے بندوں کی دعائیں سنتا اور انہیں اپنی سنت اور وعدہ کے مطابق قبولیت کا شرف عطا کرتا ہے۔ مگر جیسا کہ وہ خود فرماتا ہے خاص اوقات کو اس کی قبولیت کے ساتھ خاص تعلق ہوتا ہے۔ اور ایسے اوقات کی دعا یقیناً دوسرے اوقات کی نسبت زیادہ قبول ہوتی ہے۔ اسی اصول کے ماتحت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بھی ایک دفعہ الہام ہوا تھا۔ کہ:۔

چل رہی ہے نسیم رحمت کی
جو دعا کیجئے قبول ہے آج

پس حج اور عید الاضحیہ کے بابرکت ایام کے پیش نظر میں احباب جماعت سے پرزور تحریک کرتا ہوں۔ کہ وہ ان دو مبارک دنوں کی مبارک گھڑیوں کو خاص دعاؤں میں گزاریں۔ اور اپنی دعاؤں میں اسلام کی ترقی اور حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی درازی عمر کی طرف زیادہ سے زیادہ توجہ دیں۔ اس وقت اسلام ایک خاص مرحلہ میں سے گزر رہا ہے اور گزشتہ چند صدیوں کے تنزل کے بعد اسکے ثانوی احیاء اور ترقی کے دوسرے دور کے آثار ظاہر ہو رہے ہیں۔ یورپ اور امریکہ میں اسلام کے متعلق اپنی سابقہ غلط فہمیوں کو دور کرنے اور اسلام کی حقیقت کو سمجھنے اس کی اعلےٰ قدروں کو شناخت کرنے اور رسول پاک صلعم کے بلند مقام کو پہچاننے کی طرف خاص توجہ اور خاص رجحان پیدا ہو رہا ہے اور بقول حضرت مسیح موعود۔ آرہا ہے اس طرف احرار یورپ کا مزاج نبض پھر چلنے لگی مردوں کی ناگہ زندہ وار

پس یہ وقت اسلام کی ترقی کے لئے دعاؤں کا خاص بلکہ خاص الخاص وقت ہے۔ جب کہ خدا کی تقدیر اور مومنوں کی دردمندانہ دعائیں مل کر خدا کے فضل سے عظیم الشان نتیجہ پیدا کرسکتی ہیں۔ اور انشاء اللہ ضرور کریں گی۔ اور اسلام دنیا بھر میں غالب ہو کر رہے گا۔

اسی طرح اللہ تعالےٰ نے جس رنگ میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے وجود کے ساتھ اسلام کی ترقی کو وابستہ فرمایا ہے۔ اور جس خلاف عادت طریق پر اس وقت تک حضور کی خلافت کو اپنی برکتوں سے نوازا ہے۔ اس کا یہ تقاضا ہے۔ بلکہ جماعت پر یہ ایک بہت بھاری حق ہے۔ کہ وہ ان ایام میں حضور کی صحت اور درازی عمر کے لئے بھی خاص طور پر دعائیں کرے۔ تاکہ حضور کی بابرکت قیادت کا زمانہ لمبے سے لمبا ہو کر اسلام کے غلبہ اور مسلمانوں کی سربلندی کے وقت کو قریب سے قریب تر لے آئے۔ اور خدا ہماری آنکھوں کو ٹھنڈا کرے آمین یا ارحم الراحمین

ضمناً یہ خاکسار طفیلی رنگ میں اپنے متعلق بھی یہ عرض کرنا چاہتا ہے۔ کہ میری صحت کچھ عرصہ سے بہت گری ہوئی ہے۔ بظاہر گزشتہ سال والی دل کی بیماری میں تو افاقہ ہے۔ مگر آجکل اعصابی تکلیف بہت بڑھ گئی ہے۔ جس کی وجہ سے اکثر اوقات طبیعت میں خاص قسم کی گھبراہٹ اور بے چینی کا غلبہ رہتا ہے۔ اور حساسیت بہت زیادہ ہوگئی ہے۔ جس کے ساتھ رات کی بے خوابی کا سلسلہ بھی چلتا ہے۔ اور کام کرنے کی طاقت بر کانی اثر پڑ رہا ہے۔ دوست میرے لئے بھی دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ مجھے اپنے فضل و کرم سے صحت اور فرحت اور برکت کی زندگی عطا کرے۔ اور قرآنی محاورہ کے مطابق میری خاتمت میری اولیٰ سے بہتر ہو وما ذالک علی اللہ بعزیز۔ میں سب دوستوں کے لئے دعا گو ہوں۔

خاکسار اسلام اور احمدیت کا ادنےٰ خادم
راقم آثم مرزا بشیر احمد آف ربوہ حال لاہور
۲۳ جولائی ۱۹۵۵ء

تاریخ احمدیت کا ایک ورق

آج سے ۴۳ سال قبل سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا ایک سفر

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے آج سے ۴۳ سال قبل حضرت خلیفۂ اول رضی اللہ تعالیٰ کے زمانہ میں اسلامی مدارس کا نصاب اور طریقۂ تعلیم کا جائزہ لینے کے لئے ہندوستان کے مختلف مقامات کا ایک سفر اختیار فرمایا تھا۔ جس میں بعض اور بزرگان سلسلہ بھی حضور کے ہمراہ تھے۔ اس سفر کی روئداد اسی زمانہ میں حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی نے تحریر فرما کر شائع کر دی تھی۔ اور اب مکرم ملک صلاح الدین صاحب ایم۔ اے نے اپنے رسالہ "اصحاب احمد" میں اسے دوبارہ شائع کیا ہے۔ سفر کی تاریخی اہمیت کے پیش نظر قارئین الفضل کے افادہ کے لئے یہ روئداد درج ذیل کی جاتی ہے۔

عربی مدرسہ کے قیام کی ضرورت

ناظرین الحکم کو معلوم ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جس سال الوصیت شائع کی ہے۔ اسی سال جبکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر اللہ تعالیٰ نے ظاہر کر دیا۔ کہ آپ کے ایام زندگی اب بہت ہی تھوڑے ہیں۔ اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کے قابل ناز اور مسلّم قادر الکلام والقلم حضرت مولوی عبدالکریم صاحب رضی اللہ عنہ کا انتقال ہو گیا۔ اور ایسے ہی مولوی برہان الدین صاحب جہلمی بھی وفات پا گئے۔ تو خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دل میں ایک خاص جوش اور تڑپ پیدا ہوئی۔ کہ ایسے لوگ پیدا ہوں۔ جو علوم دینیہ کے باعمل عالم ہوں۔ اس مقصد کے لئے آپ نے اپنے خدام کو فکر اور مشورہ کرنے کی ہدایت فرمائی۔ کہ کیا مدرسہ تعلیم الاسلام کو ایک عربی مدرسہ کی صورت میں تبدیل کر دیا جائے۔ یا کوئی جدید عربی مدرسہ جاری کیا جائے۔ اس مضمون پر احباب مقیم قادیان میں بڑے بڑے مشورے ہوئے اور حضرت خلیفۃ المسیح اور صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد کے ماسوا تمام اہل الرائے لوگ اس مسئلہ پر متفق تھے۔ کہ مدرسہ تعلیم الاسلام کی موجودہ شکل کو بالکل بدل دیا جائے۔ اور اس کی بجائے ایک عربی مدرسہ قائم ہو۔ ایڈیٹر الحکم اس وقت اپنے دوستوں کی رائے سے متفق تھا۔ مگر اس نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حضور ایک خط لکھا۔ کہ حضور کا خاص منشاء کیا ہے۔ اس کے جواب میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تحریر فرمایا کہ میں یہ نہیں چاہتا کہ اس مدرسہ تعلیم الاسلام کو توڑ دیا جاوے۔ جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی یہ رائے ظاہر ہوئی۔ تو تمام احباب کو اپنی رائے کے تبدیل کرنے میں کوئی دقت اور مشکل پیش نہ آئی۔ بہرحال اس وقت گو ہمیں حضرت صاحبزادہ صاحب کی رائے صحیح معلوم نہ ہوتی تھی۔ تاوقتیکہ خود حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان کی صائب رائے پر مہر نہ کر دی۔ مگر آج تجربہ نے بتا دیا ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح کی باریک اور دوربین نگاہ نے وہ کچھ دیکھا تھا۔ جو ہم نے نہیں دیکھا تھا۔ اور حضرت صاحبزادہ صاحب نے باوجود ایک خوردسال بچہ ہونے کے ایسی عمدہ رائے دی تھی۔ جو آج ثابت ہوتا ہے۔ کہ آپ ذرے سمجھنے کے قابل تھی اور اور وہ ہمارے لئے (جو انگریزی طریق پر قائم شدہ انجمنوں کے اصول پر کثرت رائے کے مسئلہ کو ایک لاتبدیل قانون سمجھتے تھے) پہلا موقعہ تھا۔ اس بات کے سمجھنے کے لئے کہ حق کے مقابلہ میں کثرت رائے کچھ چیز نہیں ہوتی۔

غرض اس جدوجہد کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ ایک مستقل دینی مدرسے کی بنیاد پڑی۔ جو اس سے پہلے ایک شکستہ اور کس مپرسی کی حالت میں چلا آتا تھا۔ اور ہمارے مکرم بھائی قاضی سید امیر حسین صاحب اس کے مدرس اعلیٰ تھے۔ اگرچہ مدرسہ قائم ہونے کو ہو گیا۔ اور چند روز اس کے متعلق جوش بھی قائم رہا۔ مگر پھر مدرسہ کی حالت، انتظام اور نصاب تعلیم اور تعداد طلباء کے لحاظ سے تقریباً ایسی ہی ہو گئی۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کے منشاء اور مصالح کے ماتحت خدا تعالیٰ کا موعود رسول ہم میں سے گزر گیا۔ اس کے بعد خصوصیت سے اس مدرسہ کی طرف توجہ ہوئی۔ یہاں تک کہ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنی پہلی تقریر خلافت میں دینی تعلیم کے انتظام کا آپ کی رائے کے ماتحت ہونے کا اقرار کیا۔ اور پھر رفتہ رفتہ مدرسہ کی اصلاح حالت ہوتی گئی۔ یہاں تک کہ اس کا انتظام کلیۃً حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کے سپرد ہو گیا۔

یہ دور جدید مدرسہ کے احیاء کا موجب ہو گیا حضرت صاحبزادہ صاحب کے باوجود وجوہ سے مدرسہ کی حالت میں کیا کیا تبدیلیاں ہوئیں یہ وقت نہیں کہ میں اسے بتفصیل سے بحث کروں۔ مگر مختصراً یہ کہتا ہوں کہ جہاں آپ نے مدرسہ کے نصاب تعلیم۔ مدرسہ کے سٹاف۔ مدرسہ کے طریقہ تعلیم مدرسہ کے طلباء کی اخلاقی اور صحی نگہداشت ان کی بود و ماند کے متعلق اپنی بہت سی راتوں کو غور و فکر اور دعاؤں کے لئے وقف کیا بہت سے دنوں کو اسی فکر میں بسر کر دیا۔ اور اب خدا کے فضل و کرم سے مدرسہ ایسی حالت میں ہے۔ کہ ہم اسے ایک مدرسہ عربی دینیہ کہنے کا حق رکھتے ہیں۔ مگر صاحبزادہ صاحب کی ان تھک کوشش اور ہمت نے اسی پر اکتفا نہیں کیا وہ چاہتے ہیں کہ مدرسہ میں ان تمام بہترین طریق کو رائج کریں۔ جو آج ایک عربی علوم اور الہیات اسلام کے مدرسہ کے شایان شان ہو۔ اس مقصد کے لئے حضرت صاحبزادہ صاحب کے دل میں ایک تحریک پیدا ہوئی۔ کہ وہ فی الحال ہندوستان کے تمام ان عربی اور اسلامی مدارس میں علماء کے ایک گروہ کے ساتھ دورہ کریں۔ اور وہاں کے طریقہ تعلیم۔ نصاب تعلیم۔ اندرونی انتظام اور دوسرے امور کا بغور مطالعہ کر کے جزئیات اور عمدہ باتوں کو اخذ کر کے اپنے مدرسہ میں رائج کریں۔

عربی زبان اور عربی علوم اور عربی الہیات کے پُرجوش عاشق حضرت خلیفۃ المسیح مدظلہ العالی کو یہ خیال پہلے ہی سے تھا۔ اور انہوں نے اپنے بعض تلامذہ کو اپنے اخراجات پر مختلف اسلامی مدارس اور ممالک میں بھیجنے کی بارہا خواہش کی تھی۔ کہ وہ ایک سفر کر کے ان امور پر ایک صراط مستقیم تجویز کریں۔ مگر قدرت نے یہ فخر ہمارے اولوالعزم نوجوان کے لئے رکھا ہوا تھا۔ چنانچہ اس مقصد کو لے کر حضرت صاحبزادہ صاحب نے حضرت امام کے حضور اجازت کی درخواست کی۔ جس کو اعلیٰ حضرت نے نہایت پسندیدگی کی نظر سے دیکھا۔ اس سفر کے لئے مندرجہ ذیل علماء حضرت خلیفۃ المسیح کے مشورہ سے تجویز ہوئے اور خاکسار ایڈیٹر الحکم کو یہ عزت نصیب ہوئی۔ کہ وہ اس سفر کے واقعات قلمبند کرنے کے لئے ان بزرگوں کے ساتھ رہے۔ چنانچہ اس قرارداد کے موافق حافظ مولوی روشن علی صاحب۔ مولوی سید سرور شاہ صاحب۔ مولوی قاضی سید امیر حسین صاحب اور مولوی فاضل عبدالحی صاحب عرب حضرت صاحبزادہ صاحب کے ساتھ تیار ہوئے۔ ۳؍ اپریل ۱۹۱۲ء اس سفر کی روانگی کی تاریخ مقرر ہوئی۔ تاکہ ندوۃ العلماء کے جلسہ پر بھی جا سکیں ...... وہ دن بھی قریب معلوم ہوتا ہے۔ کہ ایک وفد ممالک اسلامیہ کے مدارس کے نصاب اور طریقہ تعلیم کے ملاحظہ اور تبلیغ کے لئے نکل سکے گا۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح کی زندگی کے سنہری اور قابل یادگار واقعات میں سے ہو گا۔

روانگی کے لئے اجازت اور طلب دعا

غرض جب روانگی کی اجازت اور تجویز ہو چکی تو آخر وہ وقت آ پہنچا۔ کہ روانگی سے پہلے یہ گروہ اپنے امام کے حضور حاضر ہو۔ چنانچہ ۲؍ اپریل ۱۹۱۲ء کو عشاء کی نماز سے پہلے یہ کل احباب حاضر ہوئے اس وقت حضرت خلیفۃ المسیح ایک خادم کو کسی خط کا جواب لکھا رہے تھے۔ جب جواب سے فارغ ہوئے تو خاکسار ایڈیٹر الحکم کو قریب بلا کر ...... تحریر میں نرمی اختیار کرنے کی تلقین فرمائی تا قلم

تقرر امیر اور نصائح

یہاں تک حضور نے گفتگو فرمائی تھی کہ حضرت صاحبزادہ صاحب اور مولوی حافظ روشن علی صاحب اور قاضی مولوی سید امیر حسین صاحب اور مولوی سید سرور شاہ صاحب بھی حصولِ اجازت کے لئے آ حاضر ہوئے۔ مختصراً حضرت نے بہران ریاد کسی کا ذکر کیا۔ پھر فرمایا۔

"میں میاں صاحب کو تم پر امیر مقرر کرتا ہوں۔ کوئی سفر بدوں امیر کے جائز نہیں۔ اسلئے میاں صاحب کو تمہارا امیر مقرر کیا ہے۔ میاں صاحب کو میں نصیحت کرتا ہوں کہ آپ تقویٰ اللہ سے اور چشم پوشی سے عموماً کام لیں بہت دعائیں کریں۔ جناب الٰہی میں گر جانے سے بڑے بڑے برکات اترتے ہیں۔ اور آپ لوگوں کو نصیحت کرتا ہوں۔ کہ اپنے امیر کی پوری اطاعت اور فرمانبرداری کریں۔ کوئی کام ان کی اجازت کے بدوں نہ کریں۔ علوم کا گھمنڈ کوئی نہ کرے۔ میں نے بھی علوم پڑھے ہیں۔ میں بعض وقت کوئی لفظ بھول بھی جاتا ہوں۔ مگر خدا کے فضل سے خوب سمجھتا ہوں۔ بہت پڑھایا بھی ہے۔ اور پڑھاتا بھی ہوں۔ مگر میں نے دیکھا کہ محض علوم کچھ چیز نہیں۔

علم آں بود کہ نور فراست رفیق او ست

تم بھی اس علم کو حاصل کرو۔ اور یہی اپنا مقصد بناؤ۔ باقی علوم کچھ بھی چیز نہیں ہیں تے۔ ان کا گھمنڈ بھی نہ کرنا۔ دعاؤں سے بہت کام لینا یہاں سے چلتے وقت راستہ میں کسی راستہ کو دیکھو تو بار بار دعائیں کرو اور وہ دعائیں جو مسنون ہیں اجہاں پہ حضرت سے دعائیں خود پڑھیں . . . . .

..... کسی سے مقابلہ ہو تو دعاؤں سے کام لو۔ اس کا حل چاہو۔ میرا اپنا تجربہ ہے میں بڈھا ہو گیا۔ جب انسان اللہ تعالےٰ کے دروازہ پر گر جاتا ہے۔ تو پھر خدا تعالےٰ اس کے دل کو کھول دیتا ہے۔ اور آپ اس کی مشکل کا حل بتا دیتا ہے۔ صاحب منار نے سلسلہ کی مخالفت کی ہے اس سے ملو تو بے شک۔ عمدہ پیرایہ میں اسکو جتا دو کہ تم نے مخالفت کی ہے مگر ہم لوگ ایسی مخالفت کی پرواہ نہیں کرتے۔ علماء سے ملو۔ اگر کسی سے کوئی عمدہ بات ملے تو اسے فوراً لے لو کیونکہ کلمة الحکمة ضالة المؤمن اخذها حیث وجدها۔ یعنی حکمت کی بات مومن کی گم گشتہ متاع ہے اسے لے لو۔ جہاں سے ملے۔ پھر چند علماء کے نام بتائے۔ اور چند مدارس کے نام سے کہ ان سے ملو اور ان مدارس کو دیکھو۔ بالآخر فرمایا۔ دعاؤں سے کام لو۔ اب تم سب میرے ہاتھ پر ہاتھ رکھ دو میں تمہارے لئے دعا کرتا ہوں۔ پھر بھی دعا کروں گا۔ (اگر) اللہ تعالےٰ نے موقعہ دیا

(الحکم ۱۴ ۲/۱۲)

حضرت خلیفة المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز دیر تک نصائح فرماتے رہے اور فرمایا کہ ہر قسم کے لوگوں سے ملنا چاہیئے اس سے بہت کچھ تجربہ اور فوائد حاصل ہوتے ہیں۔ مومن کو ایک تیرت کر لینی چاہیئے جو نیک ہو۔ میرا اپنا تو یہ حال ہے کہ

من بہر جمعیتے نالاں شدم
جفت خوش و بدحالاں شدم

میں چاہتا تھا کہ میاں صاحب کو ساری مثنوی پڑھا دوں۔ مگر جس قدر پڑھائی ہے۔ وہ کافی ہے باقی اللہ تعالےٰ خود ہی آپ کو پڑھا دے گا۔ فرمایا کانپور جاؤ۔ تو مدرسہ الٰہیات والوں کو یوگ ابھیاس کے متعلق ضروری سمجھانا اور جرأت سے یہ بات کہدو کہ یوگ ودیا کا نتیجہ شکست نکلا ہے۔ اس کو تم کیوں کوئی مفید چیز سمجھتے ہو۔ اس قسم کی نصائح کے بعد بالآخر حضرت خلیفة المسیح نے اس وفد کو اجازت دی اور ۳ اپریل ۱۹۱۳ء کو علی الصباح جماعت روانہ ہوئی امرتسر سے گوردوکل جانے کا فیصلہ ہوا۔ گو انٹر کے ٹکٹ لئے گئے تھے۔ لیکن جگہ نہ ہونے کے باعث تیسرے درجہ میں سفر کیا گیا۔ سٹیشن سے باہر گوردوکل کی طرف سے کیمپ لگا ہوا تھا۔ جس کا انتظام لالہ منقول صاحب ساکن بھیرہ کے سپرد تھا۔ ان سے ذیل کی گفتگو ہوئی۔ (ناقل)

لالہ منقول صاحب۔ آپ کہاں سے تشریف لائے ہیں؟ ایڈیٹر الحکم۔ ہم لوگ قادیان سے آئے ہیں۔ اور ہمارا مقصد ہے کہ گوردوکل کی تعلیمی حالت کا معائنہ کریں۔ گو اس وقت ہم اسلامی مدارس دیکھنے جا رہے ہیں۔ مگر راستہ میں گوردوکل کا دیکھنا بھی ضروری خیال کیا۔ لالہ صاحب بڑی خوشی کی بات ہے۔ آپ ضرور گوروکل جاویں اور قادیان کے ساتھ تو ہمیں بھی ایک طرح پریم ہے۔ کیونکہ مولوی نورالدین صاحب ہمارے بھیرہ ہی کے ہیں۔ جن کی ذات پر ہم کو فخر ہے۔ بھیرہ نے ایک ایسا سپتر فرزند پیدا کیا۔ ایڈیٹر الحکم۔ اس میں کیا شک ہے۔ بھیرہ کی خوش نصیبی ہے کہ ایسا وجود وہاں سے آیا۔ اب تو ہمیں آپ سے محبت ہو گئی۔ اسلئے کہ آپ ہمارے آقا کے ہم شہر ہیں۔ (دو یکّوں پر کنکھل اور پھر پیدل گوردوکل کو روانہ ہوئے۔ ناقل) گوردوکل کے راستہ میں دریائے گنگا حائل ہے اور وہ اپنی عجیب اور دلکش شان سے پیچ وخم کھاتی ہوئی بہ رہی ہے۔ وادی گنگا کا نظارہ قدرتاً نہایت دلربا واقع ہوا ہے۔ گنگا کا پانی نہایت مصفا اور ٹھنڈا ہے۔ گنگا کی تہ میں بے شمار پتھر پڑے ہوئے ہیں راستہ میں دائیں جانب سے گنگا کو عبور کرنا پڑتا ہے جس کو عارضی پلوں کے ذریعہ قابل گذر بنایا گیا ہے۔ دامن کوہ میں درختوں کے جنگل اور جھنڈ میں گوردوکل کا جھنڈا لہراتا ہے۔ ۹ بجے کے بعد ہم گوردوکل کی سرزمین میں پہنچے ..... (جلسہ کے لئے ہا سیکڑوں کی تعداد میں چھپر بنائے گئے تھے ..... انکوائری آفس (سے) ..... ہم نے لالہ منشی رام صاحب کا پتہ پوچھا۔ اور ناظم جلسہ کے کیمپ میں ..... ہمارا وفد ٹھہرا۔

ایڈیٹر الحکم حضرت امیر وفد حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کے ارشاد کے ماتحت لالہ منشی رام صاحب کے پاس پہنچا۔ لالہ منشی رام صاحب اس وقت ایک یوروپین نو آرید سے ملنے کے لئے باہر آئے تھے۔ مگر میری اطلاع پر فوراً وہ مجھ سے ملنے کے لئے تشریف لائے اور مندرجہ ذیل گفتگو ..... ہوئی ..... لالہ منشی رام صاحب آپ نے بڑی مہربانی فرمائی جو گوردوکل کی بھومی میں تشریف لائے۔

ایڈیٹر الحکم۔ میرا تو عرصہ سے آپ کے گوردوکل کو دیکھنے کا ارادہ تھا۔ مگر کبھی فرصت ہی نہیں ہوئی۔ اس وقت اتفاق سے ایک تقریب نکل آئی ہے۔ حضرت خلیفة المسیح کے ارشاد کے ماتحت ایک کمیشن اسلامی مدارس کے معائنہ کے لئے قادیان سے نکلا ہے جس کی غرض یہ ہے کہ اسلامی درسگاہوں کے طریقہ تعلیم اور تربیت۔ انتظام بورڈنگ ہاؤس۔ نصاب تعلیم اور دوسرے امور پر غور کرے ...

جملہ قائدین حضرات اور سوالنامہ

نتیجہ کے لحاظ سے خوشکن کام وہی ہوتا ہے۔ جو ایک نظام کے ماتحت کیا جائے۔ لہٰذا مجالس کے لئے ضروری ہے کہ وہ کام کرتے وقت مرکز کی سکیموں کو پیش نظر رکھیں۔ اگر کسی مجلس کے مقامی حالات مرکزی سکیم میں کمی یا ردو بدل کے مقتضی ہوں۔ تو ایسی صورت میں مرکز کو اطلاع کر کے پھر اس کے مطابق سعی کرنی چاہیئے۔ اگر سرے سے مرکزی سکیموں کو نظر انداز کر دیا جائے۔ تو یکجہتی کا رنگ مفقود ہو جاتا ہے۔ اور وہ نتیجہ حاصل نہیں ہو سکتا۔ جو ایک ہی پروگرام کے مطابق کام کرنے سے ہوتا ہے۔ لہٰذا آج یہ معلوم کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ کہ مجالس کہاں تک اس معیار میں پورا اترتی ہیں۔ اس لئے جملہ مجالس کے قائدین حضرات سے درخواست ہے کہ وہ شعبہ ذہانت و صحت جسمانی کی سال رواں کی سکیم کو مدنظر رکھتے ہوئے مندرجہ ذیل سوالنامہ کے جوابات ایک ہفتہ تک بھجوا کر عنداللہ ماجور ہوں۔ یہ سکیم خالد کے فروری ۵۵ء کے شمارہ میں شائع ہو چکی ہے۔

پہلا سوال

خدام میں اخبار بینی کی عادت پیدا کرنے کے لئے آپ نے کونسے ذرائع اختیار کئے اور ان کا کیا نتیجہ برآمد ہوا؟

دوسرا سوال

فروری ۵۵ء سے جون ۵۵ء تک کتنے عام اجلاس کئے گئے اور ان میں کے بار زبانی سوال کر کے خدام کے جنرل نالج اور ذہنی حالت کا جائزہ لیا گیا۔

تیسرا سوال

کتنے خدام کو زائد پیشہ یا ہنر سکھلایا جا رہا ہے؟

چوتھا سوال

آپ کی مجلس میں کل کتنے خدام ہیں۔ اور ان میں سے کتنے ہیں۔ جو کسی نہ کسی کھیل میں باقاعدگی سے حصہ لیتے ہیں؟

پانچواں سوال

آپ کی مجلس میں کتنی اور کون کون سی کھیل کی سپورٹس کلبیں جاری ہیں۔ ان میں کے ممبر کا اس سال اضافہ ہوا؟

چھٹا سوال

دوسری مقامی کلبوں میں کتنے خدام شامل ہیں اور اس سال کتنے خدام کا اضافہ ہوا؟

ساتواں سوال

کیا اس سال آپ کی مجلس میں کسی انفرادی یا اجتماعی کھیل کا ٹورنمنٹ کرایا گیا، یا کرانے کا ارادہ رکھتی ہے۔ تو اس مقصد کے لئے جو تاریخیں رکھی گئی ہوں وہ کونسی ہیں؟

آٹھواں سوال

کیا کسی دوسرے ٹورنامنٹ میں کوئی ٹیم بھیجی گئی؟

نواں سوال

کتنے خدام نے کسی دوسرے انفرادی کھیل کے ٹورنمنٹ میں حصہ لیا؟

دسواں سوال

کتنے خدام روزانہ باقاعدگی سے مسلاک یا ورزش کرنے کے عادی ہیں؟

گیارھواں سوال

خدام کا طبی معائنہ کب کرایا گیا یا کرایا جا رہا ہے؟

آخر میں جملہ قائدین حضرات کی اس طرف توجہ دلانا ضروری سمجھتا ہوں۔ کہ کوئی عہدیدار اس سوالنامہ کا جواب بھجوانے میں اس وجہ سے احتراز نہ کرے کہ اس کی مجلس نے اس پوری سکیم یا اس کے کسی ایک حصہ پر عمل نہیں کیا۔ دریافت کرنے پر اپنی کمزوری کا اقرار بھی ایک جرأت مندانہ فعل ہے جو خدا تعالےٰ کے فضل سے مجلس متعلقہ کے جمود کو توڑنے میں ممد ثابت ہوگا۔

مہتمم ذہانت و صحت جسمانی
خدام الاحمدیہ مرکزیہ

زکوٰۃ

اموال کو بڑھاتی اور تزکیہ نفس کرتی ہے

مقدس وجودوں کی دائمی یاد

از خواجہ خورشید احمد سیالکوٹی مبلغ سلسلہ

اللہ تعالیٰ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے متعلق فرماتا ہے۔

سلامٌ علیٰ ابراھیم۔ کذالک نجزی المحسنین۔ انہ من عبادنا المومنین۔ (پ ۲۳ ع ۷)

یعنی حضرت ابراہیم پر سلامتی ہو۔ کیونکہ وہ ہمارا محسن بندہ تھا۔ اور احسان کرنے والوں کو ہم اسی طرح بدلہ دیا کرتے ہیں۔ (اور یہ بھی یاد رکھو کہ) وہ تو ہمارے کامل الایمان بندوں میں سے تھا۔

یہ وہ مقدس اور پاکیزہ الفاظ ہیں۔ جو ہمارے رب العزت خدا تعالےٰ نے حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حق میں فرمائے ہیں۔ سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ آخر وہ کونسی بات ہے۔ جو حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدا تعالیٰ کی نظر میں محبوب ٹھہری۔ جس کے پیشِ نظر حق تعالیٰ نے مندرجہ بالا مقدس الفاظ میں اپنے برگزیدہ نبی کو نوازا۔

سو یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ ابو الانبیاء حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مقدس وجود ہی سرتا پا اپنے مولا کریم کی راہ میں فدائیت کا مجسمہ تھا۔ ہر آن آپ اللہ تعالےٰ کے راستہ میں ایثار و قربانی کے لئے مستعد رہتے تھے۔ یہاں تک کہ جب آپ کی عمر ۸۵ برس سے تجاوز کر گئی اور آپ اولاد جیسی نعمت سے بظاہر ناامید ہو گئے۔ بڑھاپے کے عالم میں خداوند قدوس نے آپ کو بشارت دی کہ

”آپ کے ہاں ایک جلیل القدر فرزند پیدا ہوگا۔ اس کا نام اسماعیل رکھیو۔ میں تیری ذریت کو بڑھاؤں گا۔ اور بادشاہانِ عالم آپ کے نام پر جانیں تک نچھاور کرنے کے لئے تیار ہو جائیں گے“ وغیرہ وغیرہ۔

اس خوشکن مژدہ کو سنکر حضرت ابراہیم علیہ السلام کا دل خوشی و انبساط سے بھر گیا۔ اور آپ بارگاہِ الٰہی میں سجداتِ شکر بجا لائے۔ بالآخر اللہ تعالےٰ کے فضل و کرم کے نتیجہ میں حضرت ہاجرہ کے بطنِ مبارک سے حضرت اسماعیل علیہ السلام تولد ہوئے۔ ان کے عالم شباب میں قدم رکھنے کی دیر ہی تھی۔ کہ حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لئے آزمائش و امتحان کا دور شروع ہو گیا۔ آپ کو بذریعہ خواب ایسی چیز کے قربان کرنے کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا۔ جو کہ سب سے عزیز تر ہو۔ بھلا انسان کی نظر میں اپنی اولاد سے بڑھ کر دنیا کی اور کونسی چیز زیادہ عزیز ہو سکتی ہے۔ آپ نے اس کے پیشِ نظر کہ ؎

راضی ہیں ہم اسی میں جس میں تیری رضا ہو

مولا کریم کی راہ میں اپنے لختِ جگر کو قربان کر دینے کے لئے تیار ہو گئے۔ مقدس اور ایمان افروز ایثار دیکھ کر زمین و آسمان والے حیران و ششدر رہ گئے۔ دنیا والے بھلا ایسی عظیم الشان قربانی کی مثال اپنے ہاں کہاں دکھا سکتے ہیں۔ رب قدیر نے اپنے عبد منیب حضرت ابراہیم علیہ السلام کو امتحان میں کامیاب پایا۔ اور حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی جگہ دنبہ ذبح کرنے کا حکم صادر فرمایا اور آئندہ نسلوں کو ابراہیمیؑ اور اسماعیلیؑ اسوہ پر عمل کرنے کی تلقین فرمائی۔ یہی وہ جذبۂ ایثار و قربانی تھا۔ جس کے بدلہ میں ابو الانبیاء حضرت ابراہیم علیہ السلام خلیل اللہ اور حضرت اسماعیل علیہ السلام ذبیح اللہ کہلائے۔

اس واقعہ سے قبل کا ایک اور ایمان افروز واقعہ یہ ہے۔ کہ حضرت ہاجرہ رضؓ کے بطن مبارک سے جب حضرت اسماعیل علیہ السلام پیدا ہوئے۔ اور ابھی غالباً ڈیڑھ سال کی عمر کو ہی پہنچے تھے۔ کہ اللہ تعالےٰ کی طرف سے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو حکم ملتا ہے۔ کہ اپنی بیوی حضرت ہاجرہ رضؓ اور اپنے اکلوتے بچے حضرت اسماعیل علیہ السلام کو ایک ایسے پُرخطر جنگل میں چھوڑ آئیں۔ جہاں کہ نہ انسانی آبادی کا نام و نشان ہے۔ اور نہ ہی انسانی زندگی کے برقرار رکھنے کا کوئی سامان۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام ارشادِ خداوندی پاتے ہی دونوں مقدس وجودوں کو اپنے ہمراہ لے کر گھر سے نکل پڑتے ہیں۔ اور قرآن کریم کے الفاظ میں ”وادی غیر ذی زرع“ میں ان کو چھوڑ آتے ہیں۔ اس ”وادی غیر ذی زرع“ کا نقشہ مولانا حالی پانی پتی کے الفاظ میں ملاحظہ فرمایئے! ؎

نہ آب و ہوا ایسی تھی روح پرور
کہ قابل ہی پیدا ہوں خود جس سے جوہر
نہ کچھ ایسے ساماں تھے واں میسر
کنول جس سے کھل جائیں دل کے سراسر
نہ سبزہ تھا صحرا میں پیدا نہ پانی
فقط آبِ باراں پہ تھی زندگانی
زمیں سنگلاخ اور ہوا آتش افشاں
کھجوروں کے جھنڈ اور خارِ مغیلاں
نہ کھیتوں میں غلہ نہ جنگل میں کھیتی
عرب اور کل کائنات اس کی یہ تھی

ایسی پُرخطر وادی میں حضرت ہاجرہ رضؓ اور حضرت اسماعیلؑ (دودھ پیتے بچے) کو حضرت ابراہیم علیہ السلام کا چھوڑ کر واپس چل دینا کس قدر اللہ تعالیٰ کی ذات پر کامل یقین و ایمان کی ایک زبردست مثال ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے رخصت ہونے پر حضرت ہاجرہ رضؓ کو جدائی کے نازک ترین جذبات خاموش رہنے نہیں دیتے۔ اور وہ نہایت درد انگیز لہجہ میں اپنے مقدس شوہر سے مخاطب ہو کر یوں گویا ہوتی ہیں۔ کہ اے میرے پیارے اور مقدس شوہر! کیا آپ اس جنگل میں جہاں کہ کوسوں کوس نسلِ آدمؑ کا نشان نہیں ملتا۔ اور جہاں کہ گرد و نواح ریت کے تودوں کے تودے دکھائی دیتے ہیں۔ اور ہمارا کوئی اور مونس و غمگسار نہیں۔ کس کی خاطر چھوڑے جا رہے ہو؟ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی طرف سے کوئی جواب نہیں ملتا۔ تب حضرت ہاجرہ رضؓ خدا تعالےٰ کی ذات پر توکل اور اپنی ایمانی کیفیت و جذبہ کا یہ کہہ کر ثبوت دیتی ہیں۔ کہ اگر تو خدا تعالیٰ کی خاطر ایسا کیا جا رہا ہے۔ تو پھر واللہ! ہم ہرگز ضائع نہیں ہوں گے۔

اس واقعہ پر آج صدیاں گذر چکی ہیں۔ واقعات نے ثابت کر دیا ہے۔ کہ وہ مقدس وجود ضائع نہیں کئے گئے۔ بلکہ منعم حقیقی نے ان مقدس وجودوں کے طفیل اس وادی غیر ذی زرع یعنی مکہ مکرمہ کو (جہاں کہ یہ مقدس ترین وجود بغرض امتحان چھوڑے گئے تھے) ایسا نوازا کہ ساری دنیا کے مقدس مقاموں پر اس مقام پاک کو ایسی بزرگی اور سرفرازی بخشی۔ کہ ہر سال ہر چہار اطراف سے طیور ابراہیمیؑ فریضۂ حج کی خاطر پرواز کرتے ہوئے اپنی عقیدت و محبت کے پھول نچھاور کرنے اور ہر سہ مقدس وجودوں پر درود و سلام بھیجنے کے لئے لاکھوں کی تعداد میں مکہ مکرمہ میں پہنچتے ہیں۔ اور یہی وہ مقدس اور بابرکت مقام ہے۔ جہاں سے اس رسول عربی صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے نور کا ظہور ہوا۔ جس مقام تک کوئی نہیں پہنچ سکتا۔ اور آسمانی نوشتوں کے مطابق یہ بھی مقدر تھا۔ کہ سردار الانبیاء حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم بنو اسمٰعیل سے پیدا ہوئے۔ تاکہ یہ ثابت ہو جائے۔ کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام۔ حضرت ہاجرہ رضؓ اور حضرت اسماعیل علیہ السلام کا نام مٹا نہیں۔ بلکہ ابد الآباد تک قائم و دائم ہے۔ اے مکہ مکرمہ کی مقدس بستی سے ہویدا ہونے والے نبی عربی (صلی اللہ علیہ وسلم) آپ پر اور جن مقدس ترین وجودوں کی طرف آپ منسوب ہوتے ہیں۔ یعنی حضرت ابراہیمؑ حضرت ہاجرہ اور حضرت اسماعیل علیہم السلام پر لاکھوں درود و سلام

آج اسلام کی تعلیم ہی دنیا میں مستقل امن قائم کر سکتی ہے

آغا محمد اشرف صاحب ڈائرکٹر شعبہ اطلاعات اقوام متحدہ کی تقریر

آغا محمد اشرف صاحب ڈائرکٹر شعبہ اطلاعات اقوام متحدہ نے کراچی کے ایک جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے کہا۔ اگر موجودہ دنیا آج سے تیرہ سو سال قبل کی اس تعلیم پر عمل پیرا ہو جائے۔ جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے پیش فرمائی تھی۔ تو دنیا میں لڑائیوں کا دروازہ ہمیشہ کیلئے بند ہو سکتا ہے۔

آپ نے یہ تقریر احمدیہ ہال کراچی میں یوم سیرت النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی تقریب پر فرمائی۔

آپ نے فرمایا:-

آج سے پچیس سال قبل جبکہ میں دہلی میں طالب علم تھا۔ تو اس وقت جماعت احمدیہ کے زیر انتظام ایک ایسے ہی جلسہ میں شرکت کا موقعہ ملا تھا۔ اس میں مختلف مذاہب کے لیڈر شامل ہوئے تھے۔ اس وقت میرے دل میں یہ خواہش پیدا ہوئی تھی۔ کہ کاش مجھے بھی آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی شان کے بارہ میں اپنے خیالات کے اظہار کا موقع ملتا۔ چنانچہ آج مجھے انتہائی خوشی ہے۔ کہ میں رسول اکرم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے حضور نذرِ عقیدت پیش کر رہا ہوں۔

آپ نے فرمایا۔ کہ ۱۹۵۱ء میں پیرس میں جنرل اسمبلی کے اجلاس کے موقعہ پر دنیا کے ساٹھ ملکوں کے عظیم سیاستدان اور مدبر جمع ہوئے تھے۔ اور ”انسانی حقوق“ کے موضوع پر اکثر مدبروں نے تقاریر کیں۔ اس موقعہ پر چودھری محمد ظفر اللہ خاں صاحب نے دو گھنٹہ تک ایک فصیح تقریر فرمائی تھی۔ اور متعدد قرآنی آیات سے استدلال کرتے ہوئے اپنے مضمون کو بیان فرمایا۔ تقریر کے دوران میں ہال میں سکوت کا عالم طاری تھا۔ اور تقریر کے خاتمہ پر تمام عرب لیڈر قطار کی صورت میں آپ کا استقبال کر رہے تھے۔ اور اپنے طریق کے مطابق آپ کے رخسار پر بوسہ دے رہے تھے۔ اور یہ کہہ رہے تھے۔ کہ اسلام کے بارہ میں ایسی عمدہ تقریر ہم نے کبھی نہیں سنی۔

آغا محمد اشرف صاحب نے اپنی تقریر میں ”حقوق و فرائض“ کے بارہ میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی تعلیم اور ہدایات بھی بیان کیں۔ اور بتایا کہ آج دنیا کی مختلف قومیں اپنے اپنے حق کے لئے مطالبہ کر رہی ہیں۔ لیکن اگر وہ آج سے تیرہ سو سال قبل کی اس تعلیم پر عمل کریں۔ جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے دی ہے۔ تو دنیا میں لڑائی اور جھگڑے کا دروازہ بند ہو سکتا ہے۔ (نامہ نگار)

دعائے مغفرت:- میری والدہ صاحبہ حج کے لئے مورخہ ۱۲/۵۵ کو کراچی سے رضوانی جہاز میں سوار ہوئی تھیں لیکن مورخہ ۲۱/۵۵ کو جدہ پہنچنے سے پہلے قضائے الٰہی سے فوت ہو گئی ہیں۔ میرے والد صاحب بھی حج کیلئے ساتھ گئے ہوئے ہیں۔ ان کے لئے اور ہمارے لئے بھی دعا کریں۔ کہ اللہ تعالےٰ ان کو صبر جمیل کی توفیق دے۔ اور والدہ صاحبہ مرحومہ کے درجات بلند کرے۔ (شیخ عبد الکریم ولد شیخ نبی بخش دکاندار ربوہ وطنی)

چندہ جلسہ سالانہ

مالی سال رواں کا تیسرا ماہ گذر رہا ہے۔ اس عرصہ میں جماعتوں کی طرف سے خاطر خواہ رقم چندہ جلسہ سالانہ کی مد میں موصول نہیں ہوئی ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ابھی تک تمام احباب چندہ جلسہ سالانہ کی ادائیگی کی طرف کما حقہٗ توجہ نہیں دے رہے۔ اس لئے التماس ہے کہ اپنی جماعت کے دوستوں سے یکمشت اس چندہ کی وصولی کے لئے پوری کوشش فرمائیں۔ اور اگر یکمشت ادائیگی مشکل ہو تو ایسے احباب سے قسط وار جلسہ سالانہ کی رقم وصول کرنے کا انتظام کریں۔ اس سے آپ کو اور دوستوں کو بھی یہ سہولت ہوگی۔ کہ جلسہ سالانہ کے انعقاد تک آپ کی جماعت کے دوستوں .... کا چندہ سو فی صدی آسانی سے پورا وصول ہو جائے گا۔ کیونکہ محدود آمدنی والوں کے لئے یکمشت جلسہ سالانہ کا چندہ ادا کرنا مشکلات کا باعث ہوتا ہے اور اس طرح نیکی سے محرومی کا ذریعہ بن سکتا ہے۔ امید ہے آپ اس معاملہ پر فوری توجہ دے کر وصولی کا مناسب انتظام فرمائیں گے۔

(ناظر بیت المال ربوہ)

سالانہ اجتماع کے موقعہ پر علمی مقابلے

حسب سابق سالانہ اجتماع ۱۹۵۵ء کے موقعہ پر علمی مقابلے ہوں گے۔ تحریری اور تقریری مقابلوں کے لئے ذیل کے عنوانات مقرر کئے جاتے ہیں۔ خدام ان میں سے جس مضمون کے متعلق چاہیں تیاری کر لیں

تقریری مقابلے

(۱) خدمت خلق۔
(۲) برکات خلافت۔
(۳) رحمۃ للعالمین۔
(۴) مصلح موعود۔
(۵) خدام الاحمدیہ کے قیام کی غرض
(۶) اچھا شہری

تحریری مقابلے

(۱) اسلامی معاشرہ۔
(۲) پردہ۔
(۳) خدام الاحمدیہ کی بہبودی کی تجاویز
(۴) حقیقی اخلاق کی بنیاد مذہب پر ہے
(۵) بیسویں صدی میں مسلمانوں کی سیاست کے زوال کے اسباب
(۶) موجودہ حالات میں تبلیغ کے مؤثر ذرائع۔

ان مضامین پر تمام مجالس اور خدام ابھی سے تیاری شروع کر دیں۔ تقریری اور تحریری مقابلوں کے لئے ضروری ہے کہ پہلے ہر ضلع میں ضلعوار مقابلے کرائے جائیں جو قائد ضلع کے انتظام کے ماتحت ہوں ان مقابلوں میں اول آنے والے خدام ہی اجتماع کے موقعہ پر ان مقابلوں میں حصہ لے سکیں گے۔ اس لئے اجتماع سے قبل ہر قائد ضلع کو اپنے ضلعوں کی مجالس میں کم از کم دو مقابلے ضرور کروا لینے چاہئیں

نائب معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

ترسیل زر کے متعلق ضروری گذارش

جیسا کہ عام چندہ جات و عطیہ جات کے متعلق مرکز کی یہ مستقل ہدایت ہے کہ افراد کے نام رقوم بھجوانے کی بجائے براہ راست خزانہ میں افسر صاحب امانت کے پتہ پر بھجوائی جائیں۔ مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی تحریک حج اور شعبہ تبلیغ سے متعلقہ عطیہ جات بھی براہ راست افسر صاحب امانت صدر انجمن احمدیہ ربوہ کو بھجوا کر ممنون فرمایا جائے۔ البتہ اس کی تفصیل کی نقل شعبہ متعلقہ کو بھجوانا از بس ضروری ہے تاکہ بعض رقوم غلط فہمی سے مد بلا تفصیل میں نہ پڑی رہیں۔

تبلیغی اغراض کے لئے مجلس کو ایک پریس جیکٹ کی اشد ضرورت ہے۔ مخیر حضرات کے لئے ثواب حاصل کرنے کا نادر موقعہ ہے

مہتمم تبلیغ و تحریک حج مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

قائدین مجالس کی فوری توجہ کے لئے

(۱) مجالس کو رکنیت خدام الاحمدیہ کے فارم بھجوائے جا رہے ہیں۔ انہیں صرف ایسے اراکین سے پر کروایا جائے۔ جنہوں نے قبل ازیں کسی مجلس میں پر نہ کیا ہو۔ اور احتیاط سے پر کروانے کے بعد جس قدر جلد ممکن ہو سکے۔ مرکز میں بھجوا دیئے جائیں۔ تاکہ ریکارڈ مکمل کیا جا سکے۔

(۲) جملہ مجالس اپنے اپنے ہاں شعبہ تجنید کا ریکارڈ باقاعدہ اور مکمل رکھنے کے لئے ایک رجسٹر رکھیں جس پر جملہ خدام کے اسماء مع کوائف درج ہوں اور وقتاً فوقتاً جو اراکین نئے داخل ہوں ان کے نام بھی اس رجسٹر میں درج کئے جائیں۔ اور جو اراکین کسی اور مجلس میں چلے جائیں۔ ان کا بھی باقاعدہ ریکارڈ رکھا جائے۔ اور ان ہر دو صورتوں کی دفتر مرکزیہ کو اطلاع دی جائے۔

(۳) جملہ خدام کی اس طور پر حزب وار تنظیم کی جائے کہ کوئی خادم اس سے باہر نہ رہے۔ اور اس کی ایک کاپی مرکز میں بھجوائی جائے۔ قبل ازیں متعدد بار اعلان کیا جا چکا ہے۔ لیکن مجالس نے اس طرف توجہ نہیں کی۔

(۴) خدام کی سالانہ ترقی کے مجموعی چارٹ کی تیاری کے سلسلہ میں جملہ مجالس سے بعض کوائف طلب کئے گئے تھے۔ متعدد بار رسالہ خالد اور الفضل میں اعلان بھی کرایا جا چکا ہے۔ انفرادی طور پر سرکلر کے ذریعہ بھی اطلاع بھجوائی جا چکی ہے۔ لیکن بہت کم مجالس کی طرف سے مطلوبہ کوائف موصول ہوئے ہیں۔ قائدین کرام فوری طور پر توجہ فرما کر مطلوبہ کوائف سے مطلع فرمائیں۔ اس سلسلہ میں مزید تاخیر نہیں ہونی چاہیئے۔

(۵) جملہ مجالس اپنے اپنے مقامی دفتر میں بھی اس قسم کا چارٹ آویزاں کریں تا خدام کی کمی بیشی کا علم ہوتا رہے۔

مہتمم تجنید مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ

(۱) حکومت کٹار کو اوورسیئر درکار

درخواستیں محکمہ سول انجینئرنگ حکومت کٹار دوحہ کٹار خلیج فارس میں بطور تلی اوورسیئر ملازمت کے لئے طلب کی گئی ہیں۔ تنخواہ ۲۵۵-۲۸۵ ہندوستانی سکہ۔ شرائط: طویل تجربہ تعمیر و نگرانی ہنر دوران۔ عربی یا فارسی دان۔ انگریزی بطور زائد علم جاننے والے کو ترجیح۔ عمر ۲۸ تا ۳۸۔ مراعات بعض سرکاری خرچ پر۔ پوری تنخواہ بروقت دو ماہ کا حق اور سرکاری سفر خرچ دو سالہ ملازمت کے بعد۔ کل ۵ سال کا کنٹریکٹ۔ رہائش بجلی۔ ایندھن ڈاکٹری مشورہ مفت۔

(سول لاہور ۲۵/۷/۵۵)

(۲) انتخاب نائب تحصیلداران بذریعہ امتحان مقابلہ

تنخواہ ۱۳۰-۱۰-۳۰۰-۱۰-۲۵۰۔ شرائط: انٹرمیڈیٹ عمر ۱/۱/۵۵ کو ۲۱ تا ۲۵۔ فیس درخواست ۵/۰ روپے اور فیس امتحان ۱۵/۰ تفصیلات کے لئے ملاحظہ ہو۔ پنجاب تحصیلداری سروس رولز ۱۹۵۳ء۔ جو منیجر گورنمنٹ بک ڈپو لاہور سے قیمتاً ملتے ہیں۔ فارم درخواست دفتر پنجاب و سرحدی صوبہ پبلک سروس کمیشن لاہور مفت ملتے ہیں۔ رجسٹرڈ آنے کے ٹکٹ ڈاک بھیج کر بذریعہ ڈاک طلب کریں۔ درخواست کیلئے آخری تاریخ ۲۳/۸/۵۵

(سول لاہور ۲۶/۷/۵۵)

(ناظر تعلیم و تربیت ربوہ)

ضروری اعلان

چودھری نذیر احمد صاحب آف طالب پور بھنگو ان کے حالات زندگی جمع کئے جا رہے ہیں۔ اگر کسی دوست کو ان کی زندگی کا کوئی واقعہ معلوم ہو جو اپنے اندر خصوصیت رکھتا ہو تو مہربانی فرما کر خوشخط لکھ کر اس پتہ پر ارسال فرمائیں۔

مہاشہ محمد عمر پریم بخشی بازار روڈ ڈھاکہ

دعائے مغفرت

عزیزہ رالشدہ قمر دختر ملک بشیر احمد صاحب حوالدار اسیالکوٹ کل اپنے مالک حقیقی سے جا ملیں ہیں۔ احباب مرحومہ کے لئے دعائے مغفرت اور پسماندگان کے لئے صبر جمیل اور دعائے نعم البدل فرمائیں۔

محمد حسین گورنمنٹ پلیڈر۔ جھنگ

ایٹمی طاقت کا تعمیری استعمال

(از جان جے ہاپکنس (ماخوذ از "چیلنج نیویارک")

جیسا کہ آگ کے بارے میں ہمارا تجربہ ہو چکا ہے۔ ایٹم کے متعلق بھی ہم جان گئے ہیں۔ اور دن بدن زیادہ جانتے جا رہے ہیں۔ کہ جوہری توانائی کو قابو میں لائے بغیر اسے آزاد کر دینا دنیا کے لئے سب سے بڑی آفت ہو سکتا ہے۔ یہی جوہری توانائی اگر قابو میں رکھ کر استعمال کی جائے۔ تو دنیا کے لئے سب سے بڑی مادی نعمت اور روح انسانی کے کارناموں میں ایک بڑا کارنامہ ثابت ہو سکتی ہے۔ یہ ہیں ایٹم کے متضاد امکانات

تخریب کے مقابلہ میں چونکہ تعمیر بے حد مشکل کام ہے۔ جوہری توانائی کو قابو میں لا کر پُر امن استعمال کے قابل بنانا ہمارے دور کا سب سے بڑا فنی مسئلہ ہے۔ یہ مناسب معلوم ہوتا ہے۔ کہ اقتصاد عالم پر جوہری توانائی کے انقلابی اثرات کا مقابلہ آگ۔ بھاپ اور بجلی اور ان کو پیدا کرنے کے ذرائع مثلاً کوئلہ تیل۔ لکڑی اور بلندی سے گرتے ہوئے پانی کے اثرات سے کیا جائے۔ لیکن ایٹمی انقلاب اپنی وسعت کے لحاظ سے محض طاقت کے کسی دوسرے انقلاب سے بے حد زیادہ متنوع ہے۔ میں سمجھتا ہوں۔ کہ ایٹمی انقلاب نہ صرف طاقت۔ سفر۔ نقل و حمل۔ رسل و رسائل کو بالکل بدل کر رکھ دے گا۔ بلکہ ہمارا اقتصاد۔ ہمارے رسم و رواج۔ ہمارے علاج معالجہ کے طریقوں۔ ہماری مالیات ہماری سیاست۔ ہماری زراعت اور ہماری حیاتیات میں انقلاب پیدا کر دے گا۔

حقیقت یہ ہے۔ کہ دنیا کے اور ممالک تو ایک طرف رہے۔ صرف امریکہ اور کینیڈا میں ایک ہزار تجارتی ادارے ایسے ہیں۔ جو اس وقت اپنے روز مرہ کے کاموں میں ایٹم کا استعمال کر رہے ہیں۔ مثال کے طور پر صرف شمالی امریکہ میں تقریباً تین سو کمپنیاں ایسی ہیں۔ جو مصنوعات کے دھات سے بنے ہوئے حصوں کی جانچ کرنے والے "تابکار اوزاروں میں جوہری توانائی کا استعمال کرتی ہیں۔ مزید ۲۵۰ کمپنیاں جست کی قلعی کئے ہوئے لوہے اور کاغذ پر چڑھائی ہوئی تہ کی دبازت ناپنے کے لئے موٹائی ناپنے کے ایٹمی پیمانے استعمال کرتی ہیں۔

ریڈیائی تصویر کشی کا آلہ نصب کرانے پر ایک کارخانے کے تقریباً ۲۵۰ ڈالر خرچ ہوتے ہیں۔ اس سے پہلے اسی کام کے لئے صنعتی ایکس رے مشینیں پر دس ہزار ڈالر یا اس سے بھی زیادہ خرچ ہوتے تھے۔ اس طرح ایٹم معائنہ کے سستے اور قابل اعتبار آلے مہیا کرتا ہے۔ ان کی مدد سے اشیاء زیادہ تیزی سے اور کم لاگت پر تیار کی جا سکتی ہیں۔ نتیجہ اس کا یہ ہے کہ دن بدن زیادہ صنعتی کمپنیاں ایٹمی انقلاب کے ان آلوں کو استعمال کر رہی ہیں۔ موٹر بنانے کے کارخانے اپنی سلنڈر۔ پسٹن اور مشین کے بڑے پرزوں کو باہم ملانے والی سلاخیں تیار کرنے میں استعمال کرتے ہیں۔ ہوائی جہاز۔ بوائلر اور دوسری اشیاء تیار کرنے والی کمپنیاں ایٹم کا استعمال کر رہی ہیں۔

اسی طرح طب کے میدان میں بھی تابکاری کا استعمال بہت بڑھ گیا ہے۔ مثال کے طور پر تابکار فاسفورس کے استعمال سے جو ہڈی کے گودے میں خون کے سرخ خلیوں کی زیادتی کو روکتا ہے۔ خون میں سفید جسموں کی زیادتی کے مرض (لیوکیمیا) میں مبتلا اشخاص کی زندگی میں اضافہ کیا جا سکتا ہے۔ ہمارے نہایت مشہور دوا ساز کارخانوں میں سے ایک نے غدہ درقیہ کی خرابیوں کے علاج کے لئے تابکار آیوڈین کو کیپسوں کی شکل میں تیار کیا ہے۔ اس علاج میں نہ تو مریض کو ہسپتال میں رکھنے کی ضرورت ہے۔ اور نہ زیادہ پرہیز اور دیکھ بھال کی۔

ہمجوں کا سب سے زیادہ استعمال صنعتوں میں ہے۔ اس کے بعد طب میں پچھلے چند سال میں جو ترقیاں ہوئی ہیں۔ ان کا اندازہ تابکار ہمجوں کی درآمد کے اعداد و شمار سے لگ سکتا ہے۔ ۱۹۴۶ء میں کل ۲۴۶ جہازوں پر مال بھیجا گیا۔ اور ۱۹۵۳ء میں ۱۰ ہزار ۶۷۶ جہازوں پر دوسرے ملک خصوصاً کینیڈا بھی بڑے پیمانہ پر تابکار مادے تیار کرتے ہیں۔

جوہری توانائی کے مستقبل کے متعلق کیا کہا جا سکتا ہے؟ چونکہ کوئلہ نکالنے کی لاگت کانوں کے زیادہ گہری اور پرت کے زیادہ باریک ہو جانے سے دن بدن بڑھتی جاتی ہے۔ اس لئے اہل برطانیہ جوہری توانائی کے استعمال کی طرف تیزی سے بڑھ رہے ہیں۔ بلکہ برطانوی سائنسدان اس نتیجہ پر پہنچے ہیں۔ کہ ۱۵-۲۰ سال کے اندر کوئلہ کی لاگت پر برطانیہ میں جوہری توانائی سے بجلی کی طاقت پیدا کی جا سکے گی۔ امریکہ میں جوہری توانائی کا کمیشن جوہری توانائی سے چلنے والا پہلا کارخانہ بنانے میں مشغول ہے۔ جو تجارتی پیمانہ پر بجلی کی طاقت پیدا کر سکے گا۔

(کیسر مین)

سمندر سے غذا

آبی حیاتیات کے سلسلہ میں نئی تحقیق

اب اس کا امکان پیدا ہو گیا ہے کہ سمندر سے غذا حاصل کر کے دنیا کے غذائی مسئلہ کو حل کیا جا سکے گا۔ دنیا کا تین چوتھائی حصہ اگرچہ سمندر پر مشتمل ہے۔ لیکن فی الحال اس سے انسان کی غذائی ضروریات ایک ... حاصل کیا جا سکتا ہے

اقوام متحدہ کے سائنسدانوں کا کہنا ہے کہ سمندر ایک عجیب چیستان ہے۔ سمندر کے ہر مکعب میل میں چودہ کروڑ دس لاکھ ٹن نمک موجود ہے میگنیشیم اور برومین اور دیگر معدنی اجزاء اس کے علاوہ ہیں۔ میگنیشیم اور برومین کو پہلے سے تجارتی پیمانہ پر نکالا جا رہا ہے

سمندر پودوں کی نشوونما کے لئے ایک بے مثل مقام ہے یہاں بھاری مقدار میں خار جس پیدا ہوتا ہے اور کروڑوں مویشی اسے کھاتے ہیں۔ اب دنیا کی بڑھتی ہوئی آبادی اور دنیا کے بہت سے حصوں میں خشکی کے غذائی وسائل میں کمی کے پیش نظر یہ ایک بین الاقوامی مسئلہ بن گیا ہے کہ سمندر کے موجودہ غذائی وسائل کو کس طرح بڑھایا جائے

اقوام متحدہ کے خوراک و زراعت کے ادارہ کا کہنا ہے کہ موجودہ وسائل کو نقصان پہنچائے بغیر مچھلی کی پیداوار چند گنا کی جا سکتی ہے اور سمندر کے خفیہ خزانوں کو کام میں لا کر انسان کی موجودہ غذائی ضرورت سے کئی گنا زیادہ خوراک حاصل کی جا سکتی ہے۔

ادارہ خوراک و زراعت دنیا کے دریاؤں اور خط استوا میں واقع سمندر کے حصوں سے زیادہ سے زیادہ خوراک حاصل کرنے کے مسئلہ پر توجہ دے رہا ہے۔ ادارہ مچھلیاں پکڑنے کے نئے موٹر سے چلنے والی کشتیوں فنی امداد اور سمندر کے جائزہ میں مشورہ دے کر سیلون لنکا۔ جنوبی ہند۔ لائبیریا۔ ترکی۔ سعودی عرب۔ اسرائیل اور عراق میں مچھلیوں کی پیداوار بڑھانے میں امداد کر رہا ہے۔

لحمی اشیاء سے خالی ملکوں میں ماہی گیری کی ترقی سمندر کے وسیع وسائل کے صرف ایک حصہ سے استفادہ کی کوشش ہے۔ کیونکہ سمندر کی دولت کا بیشتر حصہ ساحل سے بہت دور اور گہرائی میں واقع ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ادارہ مذکور آبی حیاتیات کے سلسلہ میں تحقیقات کا ایک بین الاقوامی مرکز قائم کرنا چاہتا ہے۔

اقوام متحدہ سمندر سے مچھلیاں حاصل کرنے کی جو کوشش کر رہی ہے اس میں دوسرے ملک بھی انفرادی طور پر حصہ لے رہے ہیں۔ چنانچہ امریکہ نے ماہی گیری کو ترقی دینے کے لئے پاکستان کو جو امداد دی ہے وہ اسی قسم کی ایک مثال ہے۔

امریکہ کے فنی امداد کے پروگرام کے تحت امریکی حکومت نے پاکستان میں ماہی گیری کو جدید طرز پر ترقی دینے کے لئے ماہرین فن کی امداد دی ہے۔ اور کراچی کے گرد و نواح کے علاقہ میں مچھلیوں کے وسائل کا ابتدائی جائزہ لینے کے لئے ۷۰ فٹ طویل ایک کشتی دی ہے کشتی کا نام "مچھیرا" ہے۔ اور اس کی قیمت ایک لاکھ آٹھ ہزار ڈالر ہے۔

یہ کشتی جن غذائی وسائل کا پتہ چلائے گی ان کی بدولت پاکستانی عوام کو بہترین اور ارزاں غذا فراہم ہو سکے گی۔ یہ کشتی جدید ترین آلات سے آراستہ ہے۔ امریکہ نے مشرقی پاکستان میں بھی اسی قسم کے منصوبے کو روبہ عمل لانے کے لئے معقول امداد دی ہے۔ حکومت پاکستان اور امریکہ کی اقتصادی امداد سے کراچی میں جدید ترین قسم کا ایک ماہی گیری کا بندرگاہ بھی بنایا جا رہا ہے۔

سمندر سے غذائی اشیاء فراہم کرنے میں ابھی بین الاقوامی تعاون کا آغاز ہی ہوا ہے لیکن ادارہ خوراک کا کہنا ہے کہ اس تعاون کے نتائج بڑے مفید نکلیں گے۔

(یسیربی)

لیڈر بقیہ صفحہ ۲

ہوئے قانون میں اب اتنا بھی حق نہیں رہا کہ وہ خود ایسے لوگوں کو مبعوث کرے جو تشریعی قانون کو ثابت کریں تو انبیاء علیہم السلام کی تعلیم اور کتب سماوی بلکہ خود قرآن کریم کی کیا حقیقت باقی رہ جاتی ہے۔ کیونکہ قرآن کریم کو کسی نیچری یا تکوینی شہادت سے اللہ تعالےٰ کی وحی ثابت ہی نہیں کیا جا سکتا۔ کیا مودودی صاحب ثابت کر سکتے ہیں؟ سوال یہ ہے کہ کیا مودودی صاحب کے پاس کوئی ایسی منطقی یا دوسرے لفظوں میں نیچری یا تکوینی دلیل موجود ہے جس سے یہ ثابت ہو سکے کہ قرآن کریم واقعی اللہ تعالےٰ کا کلام ہے؟ آج سے چودہ سو سال پہلے یہ ایک بشر پر نازل ہوا تھا؟ بلکہ سوال یہ ہے کہ کیا بغیر واقعی تعلق باللہ کے مودودی صاحب کو کبھی اس امر کا حق الیقین نصیب ہو سکتا ہے کہ قرآن کریم واقعی وحی الٰہی ہے؟ یقیناً نہیں۔ اس کے بعد سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ جس کو قرآن کریم کے متعلق خود ہی حق الیقین حاصل نہیں کہ یہ وحی الٰہی ہے اس کا کیا حق ہے کہ وہ اسے وحی الٰہی کے طور پر دوسروں کے سامنے پیش کرے اور اقامت دین اور احیاء و تجدید اسلام کی تحریکیں برپا کرے۔ ایسے آدمی کو تو ہمیں صاف طور پر یہ کہہ دینا واجب ہے کہ

اے طبیب پہلے اپنا علاج کر

آپ نے اگر اللہ تعالےٰ کے بتائے ہوئے طریقوں پر جدوجہد کر کے اس کو پانے کی کبھی خواہش تک ہی نہیں کی اور نہ آپ نے کبھی اپنے عمل سے اس کا اظہار کیا ہے۔ تو آپ نے جن دلائل سے اور تحقیق سے اپنی رائے مجددین کے متعلق قائم کی ہے۔ لامحالہ وہ نیچری اور تکوینی بلکہ محض مادہ پرستانہ ہی ہو سکتی ہے۔ اور اسی ورلی دنیا کی باتوں سے ہی تعلق رکھتی ہے۔ کیا یہ عقلیت بہت بڑی جسارت نہیں ہے کہ جب آپ کو روحانی کیفیات اور ان کے آثار اور تجربہ و مشاہدہ کے متعلق کوئی واقعی ذاتی علم ہی نہیں۔ آپ اس میں مصلحانہ دخل اندازی فرمائیں۔

پھر عقلیت جیسی چیز پر بھروسہ کر کے مجددین جن کے دعاوی تعلق باللہ کے متعلق ظاہر ہیں جرح و تنقید کرنا کس طرح زیبا ہے؟

(باقی)

افغان ایجنٹ کی تخریبی سرگرمیوں کو ناکام بنا دیا گیا

پشاور ۲۸ جولائی مہمند ایجنسی سے موصول ہونے والی اطلاعات مظہر ہیں کہ پندرہ سو محب وطن قبائلیوں کے ایک جرگہ نے افغان حکومت کے ایجنٹ حسن خاں کے مجوزہ اجلاس کو ناکام بنا دیا ہے۔ وہ اس اجلاس میں وحدت کے منصوبہ کی مخالفت اور پختونستان کی حمایت کرنا چاہتا تھا۔

اپر مہمند ایجنسی کے ایک شہر زیارت میں افغان حکومت کے اس ایجنٹ نے وحدت مغربی پاکستان کے خلاف اور پختونستان کی حمایت میں ایک جلسہ منعقد کرنے کا فیصلہ کیا اور اس میں شرکت کے لئے مختلف قبیلوں کے سرداروں کو پیغامات بھیجے۔ لوئر مہمند کے محب وطن قبائلیوں کو اس شرارت کا جب علم ہوا تو چھ سو نوجوانوں نے آکر یہ کوشش ناکام کر دی۔

پھانسی ظالمانہ فعل ہے

لنڈن ۲۸ جولائی۔ چرچ آف انگلینڈ کے اخبار نے لکھا ہے۔ کہ ایک ولسنگ ڈرائیور کو قتل کرنے کے الزام میں سوتھ ایلس نامی عورت کو پھانسی پر چڑھا دینا "عدالتی قتل" کے مترادف ہے۔ اخبار نے حیرت کا اظہار کیا ہے۔ کہ اس سلسلہ میں برطانیہ ابھی تک نہایت پسماندہ قبائل کے معیار پر قائم ہے۔ اخبار نے مزید لکھا ہے۔ چند اور عورتوں کو موت کے گھاٹ اتار دیجئے اور پھر جلد ہی ہم سرِ عام پھانسی دینے کے دور میں دوبارہ داخل ہو جائیں گے۔ ہم مجرموں کا رویہ اختیار کر کے جرائم کا خاتمہ ہرگز نہیں کر سکتے۔ جریدہ مذکور نے لکھا۔ کہ آج تک ایک بھی ایسی دلیل سزائے موت کو بحال رکھنے کے حق میں پیش نہیں کی گئی۔ جو ایک لمحہ کے لئے بھی قابل غور ہو۔ اس لئے "قومی برائی" کے اس تازہ ترین مظاہرے کے پیش نظر ہر شخص کو قانون میں تبدیلی کرانے کی سعی کرنی چاہیئے۔ تاکہ ہماری معاشرت سے ایسی برائیاں ختم کی جا سکیں۔

بہلولپور میں ایک عظیم الشان جلسۂ عام

مورخہ ۲۵/۷/۵۵ کو موضع بہلولپور ضلع لائلپور میں مسلمانوں کی فلاح و بہبود اور قیام امن عامہ کے تعلق میں زیر سرپرستی مکرم چودھری عصمت اللہ خاں صاحب مسلمانوں کا ایک عظیم الشان مشترکہ جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حیات طیبہ پر روشنی ڈالنے کے علاوہ بعض اور امور کے متعلق بھی دلچسپ تقاریر ہوئیں۔ جلسے میں احمدیوں کے علاوہ دیگر فرقوں کے مسلمان بھی بکثرت شامل ہوئے۔

جلسہ کی کارروائی دس بجے قبل دوپہر زیر صدارت مکرم میاں غلام محمدؐ صاحب اختر تلاوت قرآن مجید سے شروع ہوئی۔ بعد ازاں مکرم چودھری شبیر احمدؐ صاحب اور عزیز مبشر احمدؐ صاحب نے رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی مدح میں نعتیں پڑھیں۔ اس کے بعد مکرم مولانا ابوالعطاء صاحب جالندھری نے رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرتِ طیبہ اور حیاتِ مبارکہ کے مختلف پہلوؤں پر ایک گھنٹہ تک نہایت جامع تقریر فرمائی۔ ازاں بعد حبیب الرحمٰن صاحب دردؔ نے نظم پڑھی۔ اور بعدہٗ مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے قیام امن کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ اس کے بعد حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمدؐ صاحب نے بڑے مؤثر اور دلنشین انداز سے حاضرین جلسہ کو خطاب فرمایا۔ آپ کے بعد مکرم چودھری عصمت اللہ خاں صاحب نے مقررین حضرات اور جملہ سامعین کا دلی شکریہ ادا کیا۔ اور ٹھیک ایک بجے دوپہر حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمدؐ صاحب نے صاحب صدر کی درخواست پر دعا کرائی۔ اور جلسہ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔

جلسہ کی ساری کارروائی پورے ذوق و شوق اور سکون کے ساتھ سنی گئی۔ دعا ہے۔ اللہ تعالےٰ مقررین حضرات اور سامعین اصحاب سب کو اجرِ عظیم عطا فرمائے۔ آمین۔

حضرت صاحبزادہ صاحب موصوف اور ان کے رفقاء کی روانگی سے قبل بوقت پانچ بجے بعد دوپہر مکرم چودھری عصمت اللہ خاں صاحب نے ٹی۔ آئی کالج ربوہ کی تعمیر کے تعلق میں جمع کردہ چندہ مبلغ ایک ہزار روپیہ حضرت صاحبزادہ صاحب ممدوح پرنسپل ٹی۔ آئی کالج ربوہ کی خدمت میں پیش کیا۔ اور علاوہ ازیں وعدہ کیا۔ کہ اکتوبر میں حضرت صاحبزادہ صاحب موصوف کی دوبارہ بہلولپور میں تشریف آوری پر تعمیر کالج کے سلسلہ میں انشاء اللہ العزیز مزید دو ہزار روپیہ بطور چندہ پیش خدمت کیا جائے گا۔ فجزاہ اللہ احسن الجزاء۔

جلسہ میں دیگر احباب کے علاوہ سلسلہ احمدیہ کے مندرجہ ذیل بزرگوں نے بھی شرکت فرمائی:-

(۱) حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمدؐ صاحب ایم۔اے آکسن پرنسپل ٹی۔آئی۔کالج ربوہ
(۲) حضرت صاحبزادہ مرزا عزیز احمدؐ صاحب ایم۔اے
(۳) مکرم میاں غلام محمدؐ صاحب اختر
(۴) مکرم چودھری فتح محمدؐ صاحب سیال
(۵) مکرم مولوی عبدالرحیم صاحب درد ایم۔اے
(۶) مکرم میاں عبدالحق صاحب رامہ۔
(۷) مکرم ملک خادم حسین صاحب۔
(۸) مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس۔
(۹) مکرم مولانا ابوالعطاء صاحب۔
(۱۰) مکرم چودھری ظہور احمدؐ صاحب باجوہ۔
(۱۱) مکرم چودھری ظہور احمدؐ صاحب آڈیٹر۔
(۱۲) مکرم مولوی عبدالرحمٰن صاحب انور۔
(۱۳) مکرم چودھری صلاح الدین احمد صاحب۔
(۱۴) مکرم سید محمدؐ یوسف صاحب۔
(۱۵) مکرم چودھری شبیر احمدؐ صاحب

(نامہ نگار)

نیل کے پانی کی تقسیم کا مسئلہ

قاہرہ ۲۸ جولائی۔ حکومت مصر نے سوڈان کو دریائے نیل کے پانی کی تقسیم کے لئے ایک نئی پیشکش کی ہے۔ مصر نے سوڈان سے کہا ہے۔ کہ شمالی مصر کے علاقہ میں ایک بند تعمیر کرنے کے بعد سوڈان فالتو پانی کا ۵۰ فی صد استعمال کر سکتا ہے۔ لیکن سوڈان نے مطالبہ کیا ہے۔ کہ اس بند کی تعمیر سے بہت سے سوڈانی گاؤں زیر آب آ جائیں گے۔ اس لئے اس بند کو سوڈانی علاقہ میں تعمیر کیا جائے۔